AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

بیسویں صدی میں قرآنی علوم کی ترویج: مجلہ علوم القرآن علی گڑھ کا کردار

"ULOOM-UL-QURAN ALIGARH AND THE ADVANCEMENT OF QURANIC STUDIES IN THE 20TH CENTURY"

Syed Adil Hussain shah
M.Phil. Scholar, Faculty of Islamic Studies, Superior University Lahore,(Faisalabad Campus)
E.mail: adilhussain575@gmail.com

Saleem Ullah Atif
M.Phil. Scholar, Faculty of Islamic Studies Superior University, Lahore,(Faisalabad Campus)
E.mail: m.saleematif366@gmail.com

Dr Hafiz Muhammad Ahsan Raza
Assistant Professor Department of Islamic Studies, The Superior University Lahore
Email: ahsanraza6281@gmail.com

Abstract
Idara Uloom al-Qur'an*, Aligarh, formally inaugurated in October 2004, though conceived as early as 1983, emerged from the intellectual legacy of* ***Madrasat al-Islah*** *and the* ***Farahi–Islahi*** *school of Qur'anic thought. Since 1985, the institute has published its biannual journal,* Uloom al-Qur'an*, a scholarly platform that, over the past two decades, has featured research articles, book reviews, bibliographies, indices, and seminar reports related to the Qur'an and its allied disciplines. This article examines the institute's establishment, its stated objectives, and—most importantly—the special issue of the journal devoted to* ***"Qur'anic Sciences in the Twentieth Century,"*** *which emerged from a two-day seminar held at the Idara on 26–27 July 2005. Twenty-nine research papers were presented at the seminar, surveying a century of scholarship on disciplines such as* ***tajwīd****,* ***tafsīr methodology****,* ***iʿjāz al-Qur'an****,* ***nazm al-Qur'an****, Qur'anic lexicography, translation studies, and contemporary approaches to Qur'anic guidance. The article argues that this special issue represents one of the most comprehensive academic surveys of twentieth-century Qur'anic studies available in Urdu and situates it within the broader corpus of the Idara's publications, including its* ***Qur'anic Āyāt Reference Library****.*
Keywords: *Idara Uloom al-Qur'an;* Majalla Uloom al-Qur'an*; Qur'anic Sciences; Twentieth Century; 2005 Seminar; Special Issue; Farahi–Islahi School.*

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہدایت اور رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے سرچشمۂ رشد و ہدایت ہے۔اس کتاب مبین کا یہ اعجاز ہے کہ ہر دور کے اہل علم نے اپنی بساط کے مطابق اس کے فہم وتدبر میں حصہ لیااور اس کے علوم و معارف کی نئ جہتیں سامنے لائیں۔ برصغیر پاک وہند میں قرآنی علوم کی اس روایت کو زندہ رکھنے میں جن اداروں نے نمایاں کردار ادا کیاان میں علی گڑھ کا ادارہ علوم القرآن ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ یہ ادارہ دراصل مدرستہ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ کے فارغین اور فراہی و اصلاحی مکتب فکر سے وابستہ اہل علم کی کاوشوں کا نتیجہ ہے، جس نے اپنے قیام کے ساتھ ہی ایک باضابطہ علمی و تحقیقی مجلہ ""ششماہی علوم القرآن"" جاری کیا۔

زیر نظر مقالہ میرے ایم فل کے تحقیقی مقالے، جس کا موضوع مجلہ علوم القرآن کا خصوصی نمبر: قرآنی علوم بیسویں صدی میں ایک اختصاصی مطالعہ۔اس مقالے میں پہلے ادارہ علوم القرآن کے قیام،اس کے اغراض و مقاصد اور اس کی علمی و تحقیقی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا ہے،اس کے بعد جولائی ۲۰۰۵ء میں منعقد ہونے والے سیمینار ""قرآنی علوم بیسویں صدی میں"" اور اس کے نتیجے میں شائع ہونے والے مجلے کے خصوصی نمبر کا تعارف اور اس کی علمی اہمیت پیش کی گئی ہے۔

ادارہ علوم القرآن کا قیام

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا آخری صحیفہ اور کلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آخری نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعے نازل فرمایا،اور اسے عربی زبان میں نازل کیا تاکہ اس کے پہلے مخاطب اسے براہ راست سمجھ سکیں۔اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری خود اپنے اوپر لے رکھی ہے،البتہ اس کے معارف کی تفہیم و تعبیر اور اس کے پیغام کو ہر زمانے کے تقاضوں کے مطابق نئے اسلوب میں پیش کرنا اہل علم کی ذمہ داری قرار پایا۔اسی احساس اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مدد لیتے ہوئے ۱۹۸۳ء میں ادارہ

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

علوم القرآن کے قیام کا خیال سامنے آیا، جو ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۴ء کو شبلی باغ، علی گڑھ میں ایک مستقل ہیڈ آفس کی بنیاد کے ساتھ باقاعدہ عملی صورت اختیار کر گیا۔[1] ادارہ علوم القرآن ایک علمی و تحقیقی ادارہ ہے جو قرآن حکیم کے فہم و تدبر اور اس کے علوم کے فروغ و اشاعت کے لیے قائم کیا گیا۔ یہ ادارہ اپنی نوعیت کا ایک ایسا مرکز ہے جس نے بصیرت میں صغیر رہ کر بھی قرآنی آیات کے مطالعے کو ایک منظم اور تحقیقی رخ دینے کی کوشش کی۔ قیام کے تاریخی پس منظر میں یہ نکتہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے کہ ادارہ علوم القرآن دراصل مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ کی علی گڑھ شاخ کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ مدرسۃ الاصلاح کی بنیاد ۱۹۰۸ء میں مولانا محمد شفیع رحمہ اللہ اور ان کے رفقاء نے رکھی تھی، اور بیسویں صدی کے نامور اسکالر اور ممتاز سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی کی سرپرستی حاصل رہی۔ اس ادارے کے قریبی عزیز اور ماہر قرآنیات مولانا حمید الدین فراہی کا نظام تعلیم و تربیت کی تشکیل میں بہت اہم کردار رہا۔[2]

حسن اتفاق سے ادارہ علوم القرآن، جس عظیم الشان یونیورسٹی کے نواح میں قائم ہوا، اس کے اولین مرحلے یعنی ایم اے او کالج سے علامہ شبلی اور مولانا فراہی دونوں بحیثیت استاد وابستہ رہے تھے، اور اسی کالج سے ان دونوں نے اپنی تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ ادارہ علوم القرآن کا اولین عام مقصد یہ تھا کہ مدرسۃ الاصلاح کے فارغین علی گڑھ میں دوران تعلیم یا دیگر مصروفیت کے سلسلے میں مقیم رہیں تو وہ اس ادارے کے توسط سے مادرِ علمی سے اکتساب کردہ علم قرآن کو تازگی و وسعت حاصل کرتے رہیں۔[3]

ادارہ علوم القرآن کے ذمہ داران کی فہرست، جو اس کی مجلس مشاورت میں گراں قدر خدمات سرانجام دیتے رہے، درج ذیل ہے: صدر پروفیسر اشتیاق احمد ظلی (ریٹائرڈ سینئر آئی اے ایس، اور شعبہ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق ناظم دار المصنفین)؛ نائب صدر پروفیسر سید مسعود احمد (ریٹائرڈ پروفیسر و سابق ڈین فیکلٹی آف لائف سائنسز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)؛ سکریٹری پروفیسر عبد العظیم اصلاحی (سابق پروفیسر اسلامک اکنامکس انسٹی ٹیوٹ، جامعہ الملک عبد العزیز، جدہ)؛ معاون سکریٹری ڈاکٹر عرفات ظفر (ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)؛ خازن جناب نسیم احمد خان (پروفیسر، شعبہ کیمیکل انجینئرنگ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)۔[4]

اسی طرح ادارے کے اساسی اراکین میں مولانا امانت اللہ اصلاحی، مولانا عبد المجید ندوی، حکیم معین الدین اصلاحی، مولانا اشفاق احمد اصلاحی، ڈاکٹر شفیق احمد اصلاحی، پروفیسر عبید اللہ فراہی، ڈاکٹر ابو سعد اصلاحی، پروفیسر عبد العظیم اصلاحی، مولانا ابرار احمد اصلاحی کملی، ڈاکٹر محمد اجمل ایوب اصلاحی، مولانا سلطان احمد اصلاحی، ڈاکٹر فخر الاسلام اصلاحی، ڈاکٹر راشد ایوب اصلاحی، پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی اور پروفیسر اشتیاق احمد ظلی شامل ہیں، جن کے علاوہ انتظامیہ کمیٹی میں مزید کئی معروف علمی شخصیات بشمول ڈاکٹر شفیق اصلاحی، پروفیسر سید مسعود احمد، مولانا ابرار احمد کملی، مولانا اسلم عمر اصلاحی، ڈاکٹر ایاز احمد اصلاحی، جناب نسیم احمد خان، پروفیسر عبد القیوم، حکیم نازش اختشام اصلاحی، حکیم فخر عالم اصلاحی اور ڈاکٹر ابوذر متین اصلاحی شامل ہیں۔[5]

اغراض و مقاصد

ادارہ علوم القرآن کے اساسی اراکین نے ادارے کو چلانے کے لیے ایک باقاعدہ دستور مرتب کیا تھا، جس کے بارے میں ڈاکٹر سلطان احمد اصلاحی رقم طراز ہیں کہ ادارے نے اپنے دستور اساسی میں یہ طے کیا کہ قرآن کو محور بنا کر انسانیت اور امت کے پیش آمدہ مسائل کا حل، قرآن کی روشنی میں علوم دینیہ کی تجدید و تعبیر جدید، اور قرآن سے متعلق اصولی و فنی موضوعات پر علمی و تحقیقی کام کیا جائے۔[6]

---

[1] اصلاحی، پروفیسر اشتیاق احمد ظلی وغیرہ، "ادارہ علوم القرآن کا قیام، اغراض و مقاصد"، فصل دوم، باب اول، ص ا۔

[2] ظفر الاسلام اصلاحی، ڈاکٹر، "ادارہ و مجلہ علوم القرآن اور قرآنی علوم کی اشاعت"، علوم القرآن، علی گڑھ، ص ۵۱۱۔

[3] ایضاً، ص ۵۱۳۔

[4] مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، ذمہ داران ادارہ کی فہرست، فصل دوم، باب اول، ص ۲۔

[5] ایضاً، ص ۲۔

[6] اصلاحی، ڈاکٹر سلطان احمد، ششماہی اداریہ، مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، جولائی ۱۹۸۵ء، ص ۱۵۱۔

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی نے ششماہی علوم القرآن جنوری ۱۹۸۹ء کے شمارے میں ادارے کے موقف سے ملتے جلتے الفاظ میں دو نکات درج کیے: پہلا یہ کہ اسلام کے دستور اساسی، یعنی قرآن مجید کو محور بنا کر انسانیت کے پیش آمدہ مسائل کا علمی و تحقیقی جائزہ لیا جائے، اور اس کا حل ایسے اسلوب اور انداز میں پیش کیا جائے جو آج کے ذہن اور دماغ کو پوری طرح مطمئن کر سکے۔ دوسرا یہ کہ قرآن اور سنت کی روشنی میں دینی علوم میں تجدید اور علوم جدیدہ کی تطہیر کی جائے، تاکہ لوگوں کے ذہن و دماغ سے غیر اسلامی افکار و نظریات کا بالادست ختم ہو جائے اور علوم کی پچھلی ہوئی دنیا میں قرآن و سنت کو دستور اور رہنما فکر کی حیثیت حاصل ہو جائے۔[7] انہی اغراض و مقاصد کے تحت ادارے نے تین بنیادی نکات کو اپنے پروگرام کی اساس بنایا: امت وانسانیت کے پیش آمدہ مسائل کا قرآنی حل، جدید اسلوب میں قرآنی علوم وافکار کی اشاعت، اور قرآن سے متعلق اہم موضوعات پر علمی و تحقیقی کام۔ ان مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ادارے نے ایک تفصیلی پروگرام مرتب کیا جس میں بالخصوص درج ذیل سرگرمیاں شامل کی گئیں: قرآنی آیات پر ایک ریفرنس لائبریری کا قیام، قرآنی علوم و معارف کی اشاعت کے لیے ایک معیاری مجلے کا اجراء، قرآنی آیات پر علمی و تحقیقی تالیف و کتب کی اشاعت کا اہتمام، قرآن سے متعلق اہم موضوعات پر خطبات و مذاکرات کا انعقاد، اور قرآنی آیات پر مطالعہ و تحقیق کے لیے طلبہ کی تربیت و نگرانی۔[8]

سیمینار: ''قرآنی علوم بیسویں صدی میں'' (جولائی ۲۰۰۵ء)

ادارہ علوم القرآن نے اپنے مقاصد کے حصول اور قرآنی علوم کے میدان میں تحقیقات کو فروغ دینے کے لیے علمی مجالس کے انعقاد کو بھی اپنی ترجیحات میں شامل کیا تھا۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر ادارہ علوم القرآن کے زیر اہتمام ۲۶-۲۷ جولائی ۲۰۰۵ء کو ایک دو روزہ سیمینار منعقد کیا گیا، جس کا موضوع تھا: ''قرآنی علوم بیسویں صدی میں''۔[9] اس سیمینار کے انعقاد کا مقصد یہ تھا کہ علمی تحقیقات کے کسی نکتے پر توجہ مرکوز کرنے اور مختلف جہات و نقطہ ہائے نظر سے اس کا مطالعہ اور تجزیہ کرنے کے لیے یہ ایک اہم اور مؤثر ذریعے کی حیثیت رکھتا ہے۔ زیر بحث موضوع پر پیش کیے جانے والے مقالات اور ان پر ہونے والی بحث و تمحیص کے نتیجے میں اس کے مختلف گوشے اور ممکنہ ابعاد و جہات ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مشہور اسلامی دانشور اور محقق پروفیسر عبدالحق انصاری صاحب، امیر جماعت اسلامی ہند، نے کی، جنھوں نے اپنے وسیع مطالعہ اور علمی و تجرباتی و قیمتی خیالات و تجربات سے سیمینار کے شرکاء کو مستفید کیا۔ افتتاحی اجلاس کی خصوصی حیثیت سے مہمانان خصوصی میں مشہور خوش قسمتی سے معروف ماہر اقتصادیات ڈاکٹر فیصل ایوارڈ یافتہ اور پروفیسر محمد نجات اللہ صدیقی صاحب موجود تھے، جنھوں نے اپنے گہرے مطالعہ کی روشنی میں زیر بحث موضوع پر روشنی ڈالی۔[10]

اس موقع پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سیمینار کے موضوع سے ادارہ الاصلاح، مدرسۃ الاصلاح اور مکتب فراہی سے دلی وابستگی رکھنے والے حضرات کی خصوصی دلچسپی فطری تھی، کیونکہ مولانا فراہی اور ان کے تلمیذ رشید مولانا امین احسن اصلاحی کی نگرانی میں قرآن مجید کا مطالعہ اسی دبستان شبلی و فراہی کی روایت کا حصہ رہا ہے۔ افتتاحی اور اختتامی اجلاسوں کے علاوہ علمی سیشن ہوئے جن میں ۲۹ مقالات پیش کیے گئے۔ ان مقالات میں متنوع نقطہ ہائے نظر سے بیسویں صدی کے دوران میں قرآنی علوم کے میدان میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا، اور اس پر معروضی و ناقدانہ انداز میں تبصرہ بھی کیا گیا۔ اگرچہ اس سے بیسویں صدی میں قرآنی علوم کے میدان میں کام کرنے والے مشتی از خروارے سے زیادہ نہ تھی، لیکن یہ علمی و تحقیقی کام محض ایک حصہ تھا، جس نے بہت سے موضوعات کو تشنہ بحث چھوڑ دیا۔[11]

---

[7] اصلاحی، ڈاکٹر ظفر الاسلام، ششماہی علوم القرآن، علی گڑھ، جنوری ۱۹۸۹ء، ص ۱۰۴-۱۰۸۔

[8] مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، ص ۵۱۳۔

[9] اشتیاق احمد ظلی، پروفیسر، اداریہ، ''سیمینار — قرآنی علوم بیسویں صدی میں''، مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، فصل سوم، باب اول، ص ۷۔

[10] اشتیاق احمد ظلی، اداریہ، مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، ص ۸۔

[11] مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، ص ۹۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

سیمینار کے شرکاء اور منتظمین نے یہ امید ظاہر کی کہ آئندہ اس نوعیت کی علمی مجالس کا انعقاد زیادہ منظم اور منصوبہ بند انداز میں کیا جائے گا، اور مختلف مکاتب فکر اور نقطہ ہائے نظر سے وابستہ مدارس و علمی حلقوں کی بہتر نمائندگی ہو سکے گی، تاکہ اس میدان میں کام کرنے کی رفتار میں مزید اضافہ ہو۔

اجراء، ہیئت اور امتیازات

ادارہ علوم القرآن کی مطبوعات و تصنیفی سرگرمیوں میں سب سے بڑا اور قابل قدر حصہ اس کے ششماہی مجلہ "علوم القرآن" کی اشاعت کا ہے۔ اس مجلے کا آغاز جولائی ۱۹۸۵ء سے ششماہی "علوم القرآن" نامی اردو مجلے کے اجراء سے ہوا، اور یہی ادارے کا ترجمان قرار پایا۔ اس مجلے کی اشاعت بفضلہ تعالیٰ بدستور جاری ہے، اور اب تک اس کی ۱۸ جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔[12]

ہر شمارہ عموماً ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے، جن میں چھ سو صفحات پر مشتمل مولانا امین احسن اصلاحی نمبر کی خصوصی اشاعت بھی شامل ہے۔ اس مجلے کے مدیر ابتدائے اجراء سے پروفیسر اشتیاق احمد ظلی رہے ہیں، جبکہ راقم السطور (ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی) جنوری ۱۹۸۹ء کے شمارے سے معاون مدیر کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔[13]

یہ حقیقت بجا طور پر تسلیم کی جاتی ہے کہ قرآنی علوم کی اشاعت میں ادارہ علوم القرآن کی اب تک کی خدمات کا سب سے بڑا اور قابل قدر حصہ یہی مجلہ ہے، اور فی الحال یہی مجلہ ادارے کی شناخت اور علمی حلقوں میں اس کا تعارف بن چکا ہے۔ مجلے کی انفرادیت یہ ہے کہ اس کا ہر کالم کسی نہ کسی پہلو سے قرآن کریم اور قرآنی مطالعات سے تعلق رکھتا ہے۔ اداریہ میں قرآن سے متعلق کسی اہم موضوع، انسانی زندگی یا مسئلہ سے متعلق تعلیمات و افکار کی تشریح و ترجمانی کی جاتی ہے۔ قدیم و جدید مفسرین کی تفسیری خدمات یا ان کے مناہج تفسیر کا تحقیقی مطالعہ، قرآنی کتب پر تجزیاتی تبصرے، قرآنی آیات پر عربی، اردو و انگریزی مطبوعات کے اشاریے، اور قرآنی آیات و علوم سے متعلق اہم و دلچسپ خبریں مجلے کے مستقل مشتملات میں شامل ہیں۔[14]

ادارے کی دیگر تصنیفی و تحقیقی مطبوعات

ادارہ علوم القرآن سے اب تک چھ سے زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: (۱) حقیقتِ نماز، مطبوعہ ۱۹۸۵ء، از مولانا امین احسن اصلاحی، تحقیق و تخریج مولانا سلطان احمد اصلاحی، نماز کے موضوع پر ایک مختصر مگر نہایت قیمتی کتاب؛ (۲) قرآنی مقالات، مطبوعہ ۱۹۹۱ء، ۳۲۰ صفحات، دائرہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح کے ترجمان "الاصلاح" کے منتخب مقالات کا مجموعہ، جو اصول تفسیر، نظم قرآن، اقسام القرآن اور دیگر اہم قرآنی مباحث پر مشتمل ہے؛ (۳) کتابیات فراہی، مطبوعہ ۱۹۹۱ء، ۸۰ صفحات، مرتبہ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی، مفسر قرآن مولانا حمید الدین فراہی کی کتب و مضامین و تبصروں کی جدید اصول کے مطابق تیار کردہ جامع بلوگرافی؛ (۴) ششماہی علوم القرآن کی خصوصی اشاعت مولانا امین احسن اصلاحی نمبر، مطبوعہ ۲۰۰۰ء، ۶۰۰ صفحات، مرتبہ پروفیسر اشتیاق احمد ظلی، جو صاحب "تدبر قرآن" مولانا امین احسن اصلاحی کی شخصیت و علمی خدمات پر ۲۵ مقالات، ذاتی احوال و کوائف، ایک طویل انٹرویو اور بعض قریبی اعزہ کے تاثرات و مشاہدات پر مشتمل ہے؛ (۵) اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ، مطبوعہ ۲۰۰۵ء، ۲۵۰ صفحات، مرتبہ ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی، جو ہند و پاک کے معروف ۳۳ اردو رسائل میں شائع شدہ قرآنی مضامین کا موضوعاتی اشاریہ پیش کرتا ہے؛ (۶) اشاریہ ششماہی علوم القرآن (۱۹۸۵ء-۲۰۰۳ء)، مرتبہ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی، مطبوعہ ۲۰۰۵ء، ۵۴ صفحات، جو مجلہ علوم القرآن کی ۱۸ جلدوں (۱۹۸۵ء-۲۰۰۳ء) کا جامع موضوعاتی اشاریہ ہے۔[15]

---

[12] ظفر الاسلام اصلاحی، "ادارہ و مجلہ علوم القرآن اور قرآنی علوم کی اشاعت"، علوم القرآن، علی گڑھ، ص ۵۱۴۔

[13] ایضاً، ص ۵۱۴۔

[14] مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، ص ۵۱۶۔

[15] ظفر الاسلام اصلاحی، "ادارہ و مجلہ علوم القرآن اور قرآنی علوم کی اشاعت"، ص ۵۱۳-۵۱۵۔

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

قرآنی آیات ریفرنس لائبریری

قرآنی آیات پر کتب ورسائل کی تیاری، تصنیف واشاعت کے علاوہ ادارہ علوم القرآن کے مقاصد میں ایک اہم مقصد یہ بھی تھا کہ مختلف زبانوں میں قرآنی علوم وافکار پر لکھی گئی قدیم وجدید کتابوں سے طالبانِ علم قرآن کو استفادے کا موقع فراہم کیا جائے۔ اسی مقصد کے تحت ادارے کے قیام کے ساتھ ہی ایک ریفرنس لائبریری کا قیام بھی عمل میں آیا۔ ادارے کی کوشش رہی ہے کہ قرآنی آیات کی لائبریری کے ساتھ اس سے متعلق کتابوں کا ایسا مخزن بنایا جائے جس میں قرآن سے متعلق کسی بھی موضوع پر تحقیق و مطالعے کے لیے مختلف زبانوں کی عمدہ معیاری کتابیں مہیا ہوں۔[16] اس لائبریری میں عربی، اردو اور انگریزی کی بیشتر معروف تفاسیر اور ان کے مؤلفین کے سوانح عمریاں، قدیم وجدید تفاسیر کی کتابیات، دس زبانوں میں قرآنی تراجم کے تراجم، قرآنی علوم وافکار و تعلیمات پر سینکڑوں کتب، حدیث پاک کے تمام متداول مجموعے اور سیرت نبویؐ پر بہترین ماخذ دستیاب ہیں، جبکہ قرآنی آیات اور الفاظِ حدیث کے اشاریے، اردو دائرہ معارف اسلامیہ اور مجلہ نقوش رسول نمبر جیسے قدیم ترجمان الاصلاح کے مقالات بھی اس ذخیرے کا اہم حصہ ہیں۔[17]

ششماہی علوم القرآن کا خصوصی نمبر "قرآنی علوم بیسویں صدی میں"

بیسویں صدی کے آخری حصے میں جاری شدہ اس مجلے نے قرآنی اشاعت کی خدمت میں کیا انجام دیا ہے، اس کا اظہار یہاں اس ایک نظر ثانی کے پہلو سے مقصود ہے کہ نزول قرآن کا تعارف اور اس کے نزول وتدوین کی تاریخ علم قرآن کی مبادیات میں شامل ہے۔ ششماہی علوم القرآن میں اسی نوعیت کے متعدد مقالات شائع ہوئے ہیں جن میں تنزیل قرآن، حفاظت قرآن، تدوین قرآن، کتابت قرآن، موضوع قرآن، ہدایت اور خصوصیاتِ قرآن جیسے موضوعات زیر بحث آئے ہیں۔[18]

خصوصی نمبر کے مختلف شماروں میں جن موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے ان میں علم قرأتِ قرآن، کتابتِ قرآن، رسم خط، ادبیات وبلاغتِ قرآن، نظمِ قرآن، اعجاز القرآن، اقسام القرآن اور امثال القرآن شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بعض مقالات میں قرآنی علوم بحیثیت مجموعی زیر بحث لائے گئے، اور مزید براں وسطیٰ ہندوستان کی تعمیرات، شعر و ادب، فنونِ لطیفہ، اور فوجی مہمات کی تفصیل کے لیے زیادہ مشہور اس عہد میں قرآنی علوم کے میدان میں دین کیا خدمات رہی ہیں، اس عہد میں ان مضامین کا پہلو بھی نہایت تفصیل کے ساتھ زیر بحث آیا۔[19]

مفرداتِ علوم القرآن، علوم القرآن کا ایک اہم باب ہے جس کے تحت قرآنی الفاظ واصطلاحات کی تحقیق و تشریح کی جاتی ہے۔ خصوصی نمبر میں شائع شدہ متعدد مقالات میں جن الفاظ کی لغوی واصطلاحی تحقیق پیش کی گئی وہ یہ ہیں: الکتاب، القرآن، امہ، یہود ونصاریٰ، توراۃ وانجیل، نسی، تابوت، درہم ودینار، اور مرجان ویاقوت۔[20]

فنِ ترجمہ واصولِ تفسیر

فنِ ترجمہ اور اصولِ تفسیر قرآنی علوم کے خاص مباحث میں شامل ہیں۔ مجلے کے شائع شدہ مواد میں ترجمے کے اصول اور اسالیب کے علاوہ اصولِ تفسیر پر مفصل مباحث موجود ہیں۔ ترجمانِ قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات سے اخذ کردہ طریقۂ تفسیر، ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ، سر سید احمد خان، مولانا حمید الدین فراہی اور مولانا

---

[16] مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، ص ۵۱۵۔

[17] ایضاً، ص ۵۱۶۔

[18] مجلہ علوم القرآن، اشاریہ ششماہی علوم القرآن، ص ۱۶۔

[19] مجلہ علوم القرآن، اشاریہ علوم القرآن، ص ۲۱-۲۳۔

[20] مجلہ علوم القرآن، اشاریہ علوم القرآن، ص ۲۳-۲۵۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

امین احسن اصلاحی کے مناہجِ تفسیر پر مبنی مفید مضامین ان شماروں میں شامل ہیں۔ ان مضامین کا ایک اہم حصہ ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ اور مولانا فراہی کے منہجِ تفسیر کے تقابلی مطالعے سے متعلق ہے۔[21]

علاوہ ازیں مختلف اعصار میں معروف مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں کن مناہج سے کام لیا اور ان کے اختصاصات کیا ہیں، اس موضوع پر بھی مفصل بحثیں شائع ہوئیں۔ ان بحثوں میں سابقہ شارحین کی تفسیری روایات کے تجزیاتی مطالعے کے علاوہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیری روایات پر بھی توجہ دی گئی۔ ان مفسرین میں امام حسن بصری (م ۱۲۸ھ)، سفیان ثوری (م ۱۶۱ھ)، سفیان بن عیینہ (م ۱۹۸ھ)، علی بن ابی طالب (م ۱۰۳۵ء)، امام واحدی (م ۱۰۷۶ء)، عماد الدین طاہر اسفرائینی (م ۱۰۴۸ء)، امام زمخشری (م ۱۱۳۳ء)، فخر الدین رازی (م ۱۲۰۹ء)، ابن تیمیہ (م ۱۳۲۸ء)، قاضی شہاب الدین دولت آبادی (م ۱۳۳۵ء)، قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۸۱۰ء)، ولی اللہ بن حبیب اللہ انصاری (م ۱۸۵۳ء)، ناصر الدین منصور علی (م ۱۹۰۲ء)، شیخ محمد عبدہٗ (م ۱۹۰۵ء)، مولانا حمید الدین فراہی (م ۱۹۳۰ء)، مولانا عبد الماجد دریابادی (م ۱۹۷۴ء) اور مولانا امین احسن اصلاحی (م ۱۹۹۷ء) شامل ہیں۔[22]

اس کے علاوہ مجلہ علوم القرآن میں ان زبانوں کے قرآنی تراجم کا جائزہ بھی لیا گیا جن کی خصوصیات نمایاں طور پر واضح کی گئی ہیں، ان میں ترکی، روسی، بنگالی، بلوچی اور پشتو زبان کے تراجم شامل ہیں۔[23]

عصری مسائل کی روشنی میں قرآن کا مطالعہ

قرآنی کو فنی اصطلاحات کی حدود سے آگے بڑھ کر جب اسے وسیع تر مفہوم میں استعمال کیا جائے تو اس میں وہ تمام علوم شامل ہو جاتے ہیں جو قرآن کریم سے ماخوذ یا مستقل ہوں، خواہ ان کا تعلق انسانی زندگی کی اصلاح، افکار اور اعمال کی درستگی سے ہو یا قرآنی احکام، قرآنی تعلیمات و مطالبات کے علم سے۔ سچ پوچھیے تو اصطلاحی معنی میں قرآنی علوم کے ارتقاء سے اصل مقصود یہ ہے کہ انسان کو قرآن حکیم کا وہ علم حاصل ہو جائے جس سے آسانی میں وہ صحیح خطوط پر اپنی زندگی کی تشکیل و تعمیر میں مدد لے سکے۔[24]

اسی احساس کے تحت ادارے نے کوشش کی کہ ہر شمارے میں ایک نہ ایک ایسا مضمون شامل ہو جس میں انسانی زندگی کے کسی شعبے سے متعلق قرآنی تعلیمات کی وضاحت کی جائے، یا کسی عصری اہم مسئلے پر قرآنی نقطۂ نظر کی ترجمانی کی جائے۔ اس نوعیت کے مضامین اب تک شائع ہونے والے شماروں میں مومن کے آئینے میں قرآن، اسوۂ ابراہیمی، دین میں نماز کی اہمیت کی روشنی میں قرآنی تصور، تقویٰ، ختم قلوب، استکبار اور اس کے نتائج، قرآن کا تصور حقوق انسانی، قرآنی تصور ملکیت، قرآنی معیشت کے بعض بنیادی مسائل، اور قرآن مجید کی روشنی میں صارفین کا مطلوب رویہ شامل ہیں۔[25]

ششماہی علوم القرآن کا ہر کالم جیسا کہ اوپر واضح کیا گیا، قرآن یا قرآنی آیات سے تعلق رکھتا ہے اور اداریوں میں اس کی تشریح و ترجمانی کی جاتی رہی ہے۔ عصر حاضر کے اہم مسائل میں قرآن کریم کیا رہنمائی دیتا ہے؟ یہ سوال قرآنی مسائل کو حل کیا گیا ہے، اور مؤثر انداز و بلیغ اسلوب میں اس کی تشریح و ترجمانی اداریوں میں کی جاتی رہی ہے۔ قرآن، اسلام و اسلامی نظام کے حوالے سے ناقدین و مخالفین اسلام کے جو سوالات و اعتراضات اٹھاتے آئے ہیں، بعض اداریوں میں ان پر مدلل طور پر جواب بھی دیا گیا ہے۔ ان میں زیر بحث آنے والے موضوعات میں قرآن کریم، مستشرقین اور معاندین اسلام کا رویہ، اشتراکی روس کی شکست و ریخت، باقی مسجد کی شہادت، عورت کا مقام قرآن

---

[21] مجلہ علوم القرآن، اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۴-۱۸۔

[22] اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۴-۲۱۔

[23] اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۴۔

[24] اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۴۔

[25] اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۳-۱۶۔

کی نظر میں، فکرِ فراہی، پس منظر امراض وعلاج، موجودہ حالات میں تعلیم قرآن کیسے عام کی جائے، ترجمہ قرآن کے عصری مسائل، اور عصری جامعات میں بحیثیت موضوع تحقیق قرآنی آیات اور قرآنی تحقیق کے لیے کتابیاتی مواد کی ضرورت وافادیت شامل ہیں۔[26]

مرحومین قرآنی خدمت گزاروں کا تذکرہ

جدید دور کے علماء نے قرآنی آیات پر اپنے طور پر جو خدمات انجام دی ہیں، ان کی خدمات سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے، اس موضوع پر مجلے نے وفات پانے والے چند اہم مفسرین کی قرآنی خدمات کا نہایت جامع انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ ان مرحومین میں قرآنی آیات کے ماہرین مولانا امین احسن اصلاحی (وفات ۱۵ دسمبر ۱۹۹۷ء)، مولانا صدر الدین اصلاحی (وفات ۱۳ نومبر ۱۹۹۸ء)، ڈاکٹر محمد حمید اللہ (وفات ۱۷ دسمبر ۲۰۰۲ء) اور مولانا امین احسن اصلاحی کے تلمیذ مولانا خالد مسعود (وفات یکم اکتوبر ۲۰۰۳ء) شامل ہیں، جن کے بارے میں مفصل خبر نامے اور تعزیتی مضامین شائع کیے گئے۔[27]

مقالات کی نوعیت: ریویو آرٹیکل اور تبصرے

مجلہ علوم القرآن میں کتب پر جو تبصرے شائع ہوتے ہیں وہ اپنی حیثیت کے اعتبار سے دراصل تبصراتی مقالہ کی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ قرآنی علوم کی اشاعت کے نقطۂ نظر سے یہ تبصرے بھی اپنی اہمیت وافادیت سے خالی نہیں ہوتے۔ جن کتابوں سے متعلق مبسوط تبصرے شائع ہو چکے ہیں ان میں التجریر فی علوم التفسیر (مصنف امام سیوطی)، احسن البیان فی علوم القرآن (حسن الدین احمد)، حکمتِ قرآن (حمید الدین فراہی/خالد مسعود)، نظمِ قرآن (افادات مولانا فراہی و مولانا امین احسن اصلاحی)، الایضاح القرآن (ضیاء الدین اصلاحی)، قرآنی مقالات (ادارہ علوم القرآن)، تفسیر کشاف کا تحلیلی جائزہ (فضل الرحمن گنوری)، اور فکرِ ولی اللہی کا مطالعہ (محمد سعود قاسمی) شامل ہیں۔[28]

ادارے کی عالمی رسائی اور علمی اعتراف

ششماہی علوم القرآن کی ایک بڑی بات یہ کہی جا سکتی ہے کہ اس نے قرآنی آیات کی دنیا میں مختلف حصوں میں قائم قرآنی اداروں و مراکز، ان کی تصنیفی واشاعتی مساعی، لغاتِ قرآن، قرآنی انسائیکلوپیڈیا، تراجم و تفاسیر، قرآنی جغرافیائی و مخطوطات کی تالیف و ترتیب، قرآنی مسابقات اور نوادرات کے بارے میں مفید و دلچسپ خبریں فراہم کرتا رہا ہے۔ اسلام آباد کے ادارہ تحقیقات اسلامی (اخبار تحقیق کے نام سے خبر نامہ) نے بھی اس کے شمارے سے تقریباً چار برس قبل اس کے شمارہ نمبر ۳ (اپریل-جون ۲۰۰۲ء) میں پوری دنیا میں شائع ہونے والے قرآنی آیات سے متعلق خصوصی رسائل ششماہی علوم القرآن، علی گڑھ؛ رسالۃ القرآن، قم؛ المیزان، ایران؛ قم، ترجمان وحی، ایران؛ التجوید، فیصل آباد؛ جرنل آف قرآنک اسٹڈیز، لندن کا تعارف شائع کیا تھا۔[29]

خصوصی نمبر کی علمی اہمیت وافادیت

ادارہ علوم القرآن کی جانب سے شائع کردہ یہ خصوصی نمبر "قرآنی علوم بیسویں صدی میں" اردو زبان میں بیسویں صدی کی قرآنی خدمات کا شاید سب سے مربوط اور جامع علمی سروے ہے۔ اگرچہ اس میں شامل ۲۹ مقالات ایک صدی کی وسیع وہمہ گیر علمی سرگرمی کا کامل احاطہ نہیں کر سکتے، تاہم یہ ایک ایسا نقطۂ آغاز فراہم کرتے ہیں جس سے آئندہ محققین بیسویں صدی کے دوران قرآنی علوم کے مختلف میدانوں تفسیر، اصولِ تفسیر، نظمِ قرآن، اعجاز القرآن، ترجمہ، قرأت، اور عصری مسائل کی روشنی میں قرآنی تعلیمات میں ہونے والی پیش رفت کا مزید تفصیلی و منظم مطالعہ کر سکیں۔ اسی خصوصی نمبر کی بنیاد پر میرے زیر تحقیق ایم فل کے مقالے میں اس بات کا اختصاصی جائزہ لیا جا

---

[26] اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۱-۱۶۔

[27] اشاریہ علوم القرآن، ص ۱۱-۱۳۔

[28] اشاریہ علوم القرآن، ص ۲۸-۳۰۔

[29] مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، ص ۵۱۷۔

رہا ہے کہ خصوصی نمبر میں شامل مقالات نے بیسویں صدی کی قرآنی خدمات کے کن کن پہلوؤں کا احاطہ کیا، کن موضوعات پر تفصیلی کام ہوا اور کون سے موضوعات تشنہ رہ گئے، نیز اس خصوصی نمبر کا فراہی و اصلاحی مکتبِ فکر کی قرآنی روایت سے کیا تعلق ہے۔

خلاصۂ بحث

زیر نظر مقالے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ اگرچہ بظاہر ایک چھوٹے پیمانے پر قائم کیا گیا ادارہ تھا، مگر مدرسۃ الاصلاح اور مکتبِ فراہی و اصلاحی کی علمی روایت سے وابستگی نے اسے قرآنی علوم کی اشاعت میں ایک منفرد اور مؤثر مقام عطا کر دیا۔ اس کے دو بڑے کارنامے ششماہی مجلہ علوم القرآن کا مسلسل اجراء اور ۲۰۰۵ء کا سیمینار "قرآنی علوم بیسویں صدی میں" دونوں نے مل کر اردو داں طبقے کو بیسویں صدی کی قرآنی خدمات کا ایک منظم علمی خاکہ فراہم کیا۔ خصوصی نمبر کا اختصاصی مطالعہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اردو زبان میں قرآنی علوم کی تاریخ نویسی کا یہ کام ابھی نامکمل ہے، اور ادارہ علوم القرآن کی یہ کاوش آئندہ محققین کے لیے ایک اہم بنیاد فراہم کرتی ہے جس پر مزید تحقیقی عمارت تعمیر کی جا سکتی ہے۔

مصادر و مراجع

القرآن الکریم

۱۔ اصلاحی، پروفیسر اشتیاق احمد ظلی، "ادارہ علوم القرآن کا قیام، اغراض و مقاصد"، فصل دوم، باب اول، (زیر تحقیق مقالہ)۔

۲۔ اصلاحی، ڈاکٹر سلطان احمد، ششماہی اداریہ، مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، جولائی ۱۹۸۵ء۔

۳۔ اصلاحی، ڈاکٹر ظفر الاسلام، ششماہی علوم القرآن، علی گڑھ، جنوری ۱۹۸۹ء۔

۴۔ ظلی، پروفیسر اشتیاق احمد، اداریہ، "سیمینار قرآنی علوم بیسویں صدی میں"، مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ، جولائی ۲۰۰۵ء۔

۵۔ اصلاحی، ڈاکٹر ظفر الاسلام، "ادارہ و مجلہ علوم القرآن اور قرآنی علوم کی اشاعت"، علوم القرآن، علی گڑھ۔

۶۔ مجلہ علوم القرآن، اشاریہ ششماہی علوم القرآن (۱۹۸۵ء-۲۰۰۳ء)، مرتبہ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی، علی گڑھ، ۲۰۰۵ء۔

۷۔ اصلاحی، ڈاکٹر ابوسفیان، اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ، ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ، ۲۰۰۵ء۔

۸۔ انصاری، مقاصد زندگی کا اسلامی تصور مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی، ۱۹۸۰

۹۔ موضح القرآن/۲۶۴ طبع قدیم تاج کمپنی لاہور، کراچی، بدون سنہ۔

۱۰۔ عبدالرشید العمل لغات القرآن مع فہرست الفاظ، ندوۃ المصنفین، دہلی، ۱۹۷۹،

Sources and References

Alquran ul Kreem

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

1. Islah, Professor Ishtiaq Ahmad Zilli, 'Establishment of Idara Ilm al-Quran, Objectives and Goals,' Chapter Two, Section One (paper under study).
2. Islah, Dr. Sultan Ahmad, Biannual Editorial, Majalla Ilm al-Quran, Aligarh, July 1985.
3. Islah, Dr. Zafar al-Islam, Biannual Ilm al-Quran, Aligarh, January 1989.
4. Zilli, Professor Ishtiaq Ahmad, Editorial, 'Seminar Quranic Sciences in the Twentieth Century,' Majalla Ilm al-Quran, Aligarh, July 2005.
5. Islah, Dr. Zafar al-Islam, 'Idara and Majalla Ilm al-Quran and the Publication of Quranic Sciences,' Ilm al-Quran, Aligarh.
6. Majalla Ilm al-Quran, Index of Biannual Ilm al-Quran (1985-2003), compiled by Dr. Zafar al-Islam Islah, Aligarh, 2005.
7.Islah, Dr. Abu Sufyan, Index of Quranic Articles in Urdu Journals, Idara Ilm al-Quran, Aligarh, 2005.
8.Ansari, Islamic Perspective of Life’s Goals, Central Islamic Book Depot, Delhi, 1980.
9. Mowazzah al-Qur'an / 264, Old Edition, Taj Company, Lahore, Karachi, without year.
10. Abdul Rashid, Al-'Amal of Quran with Word Index, Nadwat al-Musannifeen, Delhi, 1979.